روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 30 جون 2014ء .... 1435 ہجری 30/احسان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 148

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یکم دسمبر 1902ء کو مغرب کی نماز سے چند منٹ پیشتر ماہ رمضان کا چاند دیکھا گیا۔ حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز پڑھ کر بیت الذکر کی چھت پر چاند دیکھنے تشریف لے گئے اور چاند دیکھنے کے بعد پھر بیت الذکر میں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ:۔

رمضان گزشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کل گیا تھا۔ (۔) صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس (البقرہ:186) میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ (۔)

(ملفوظات جلد دوم ص 561)

خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں۔ ایک عبادات مالی، دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جن کے پاس نہیں وہ معذور ہیں اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کرسکتا ہے ورنہ ساٹھ سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آجاتا ہے۔ (کسی نے) یہ ٹھیک کہا ہے کہ پیری وصد عیب۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کرلیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ (ملفوظات جلددوم ص 562)

انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (البقرہ:185) یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کرسکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔ (ملفوظات جلد دوم ص

مقبول دعائیں

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
4 آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ان کیلئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دعا عرش تک پہنچتی ہے۔ 1۔ والد کی دعا بیٹے کیلئے 2۔ مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف 3۔ عمرہ کرنے والا جب تک کہ واپس جائے۔ 4۔ روزہ دار جب تک کہ افطار کرے۔

(بحار الانوار جلد96 صفحہ 256 کتاب الصوم از محمد باقر مجلسی دارالاحیاء التراث العربی لبنان۔ طبع ثالث 1983ء)

اللہ اور بندوں کے حقوق کو نہ چھوڑو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''آئندہ کے لئے یاد رکھو کہ حقوقِ اخوّت کو ہرگز نہ چھوڑو، ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔ مجھے یہی بتایا گیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ ...... (الرعد:12) اللہ تعالیٰ کسی حالت میں قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں، استغفار بھی کرتے ہیں، پھر کیوں مصائب اور ابتلا آجاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اَور ہوتا ہے۔ سمجھا کچھ اَور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہئے اگر تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا؟ اور پانی کے پیالے کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے۔ جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔ یہ سنّت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے''۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 270)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

قیام رمضان۔ تقاضے اور برکات

احادیث نبویہ کی روشنی میں

عبدالسمیع خان

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: من قام رمضان ایمانا و احتساباً غفرلہ ماتقدم من ذنبہ۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب تطوع قیام رمضان حدیث نمبر 36)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے رمضان میں ایمان کے ساتھ اور اپنا احتساب کرتے ہوئے عبادت کی اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اس مضمون کو رسول کریم ﷺ نے مختلف اور متعدد پیرایوں میں بیان فرمایا ہے اور یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ ایمان اور احتساب سے کیا مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے حالت ایمان میں اور احتساب کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(بخاری کتاب الصوم باب من صام رمضان ایمانا و احتسابا حدیث نمبر 1768)

افضل مہینہ:

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے رمضان کا ذکر فرمایا اور اسے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا جو شخص رمضان میں حالت ایمان اور احتساب کے ساتھ عبادت کرتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح نکل آتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

(سنن نسائی کتاب الصیام حدیث نمبر 2179)

پاک اور معصوم:

حضرت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے تم پر فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے اس کا قیام جاری کر دیا۔ پس جو شخص ایمان کی حالت میں احتساب کرتے ہوئے روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو۔

(سنن نسائی کتاب الصیام باب ثواب من قام رمضان حدیث نمبر 2180)

اگر تمہیں معلوم ہوتا:

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے۔ اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔

(الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب، کتاب الصوم باب فی فضل رمضان)

جنت کو آراستہ کر دیا گیا:

حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ میں نے رمضان کے شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ۔

''اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو'' اس پر ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کیلئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان)

رمضان کے معنے:

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

رمضان کا نام رمضان اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ گناہوں کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔

(الفردوس بماثور الخطاب جلد 2 صفحہ 60 حدیث نمبر: 2339)

آگ سے بچاؤ:

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

روزے ڈھال ہیں اور آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہیں۔

(مسند احمد حدیث نمبر: 8857)

سراسر رحمت اور مغفرت:

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس کی ابتدا نزول رحمت ہے۔ جس کا وسط مغفرت الٰہی ہے اور جس کا اختتام آگ سے آزادی پر منتج ہوتا ہے۔

(مشکوۃ کتاب الصوم)

جنت کے دروازے کھل گئے:

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے۔

رمضان آ گیا ہے اور اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے مقفل کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو اس میں زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے ہلاکت ہو اس شخص کیلئے جس نے رمضان کو پایا اور اس سے بخشا نہ گیا اور وہ رمضان میں نہیں بخشا گیا تو پھر کب بخشا جائے گا۔

(الترغیب والترھیب۔ کتاب الصوم۔ الترغیب فی صیام رمضان)

روزانہ نجات دیتا ہے:

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف دیکھتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی طرف دیکھتا ہے تو پھر اسے کبھی بھی عذاب نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ ہر روز ہزاروں لاکھوں افراد کو جہنم سے نجات دیتا ہے۔ پس جب رمضان کی 29ویں رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ رمضان کی گزشتہ 28 راتوں کے برابر لوگوں کو بخش دیتا ہے۔

(الترغیب والترھیب۔ کتاب الصوم۔ الترغیب فی صیام رمضان)

نفل کا ثواب فرض کے برابر:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے اس ماہ رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ اس مہینہ میں جو شخص کسی نفلی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اسے اس نفل کا ثواب عام دنوں میں فرض کے برابر ملے گا اور جس نے اس مہینے میں ایک فرض ادا کیا اسے عام دنوں کے 70 فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔

(مشکوۃ۔ کتاب الصوم)

رمضان کی برکتیں:

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ ہمدردی خلق کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔

(مشکوۃ کتاب الصوم)

سایہ رحمت کا مہینہ:

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

تم پر رمضان کا مہینہ آیا ہے یہ برکت کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ تم پر سایہ رحمت کرتا ہے اور تمہاری خطاؤں کو مٹاتا ہے اور اس مہینے میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(الترغیب والترھیب کتاب الصوم حدیث نمبر 1490 جلد 2 صفحہ 60)

بخشش کی راہ:

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جو شخص ماہ رمضان میں اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بخش دے گا اور اسے آگ سے آزاد کر دے گا۔

(مشکوۃ کتاب الصوم)

پھر آنحضرت ﷺ نے اپنے عمل سے وہ نمونہ بھی مہیا فرما دیا جو گناہوں کو جلا ڈالنے اور خدا کے قریب کرنے والا ہے۔

رات کی عبادت:

حضرت ابو سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول کریم ﷺ رمضان میں رات کو کتنی رکعات پڑھا کرتے تھے۔

انہوں نے فرمایا:

رسول کریم ﷺ رمضان اور اس کے علاوہ بھی رات کو گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعات پڑھتے ان کے حسن اور طوالت کے بارہ میں نہ پوچھ۔ پھر چار رکعات پڑھتے ان کے حسن اور طوالت کا بھی کیا کہنا۔ پھر 3 وتر ادا کرتے۔ میں نے ایک دفعہ پوچھا یا رسول اللہ آپ رات کو وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا میری آنکھیں سو جاتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوۃ التراویح باب فضل من قام رمضان حدیث نمبر 1874)

رمضان میں انفاق فی سبیل اللہ:

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو آپ کی سخاوت پہلے سے بھی بڑھ جایا کرتی تھی اور آپؐ تیز ہواؤں سے زیادہ جود و سخا کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی حدیث نمبر 5)

آخری عشرہ کی عبادت:

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کے لئے جو محنت اور مجاہدہ کرتے تھے وہ دیگر ایام میں نہیں ہوتی تھی۔

(صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتہاد فی العشر الاواخر حدیث نمبر 2009)

☆.........☆.........☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ　مطبع: ضیاء الاسلام پریس　مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ　قیمت 5 روپے

محترم ملک مبارک احمد صاحب

ام الالسنہ۔ عربی زبان کی خصوصیات

زبان عربی ترجمان فطرت ہے۔ خود خالق فطرت فرماتا ہے:

خلق الانسان۔ علمه البيان۔

(الرحمٰن:4,3)

اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بیان سکھایا۔

البیان وہ خصوصی صفت ہے جو عربی کو تمام دیگر زبانوں سے ممتاز کرتی ہے۔ اس طرۂ امتیاز کو عربی زبان سے مخصوص کرتے ہوئے فرمایا:

لسان الذی یلحدون الیه اعجمیٌ

....

(النحل:104)

ترجمہ: اس کی زبان جس کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں، اعجمی (یعنی غیر فصیح) ہے جبکہ یہ (قرآن کی زبان) ایک صاف اور روشن عربی زبان ہے۔

اول الذکر آیت میں انسانی پیدائش کے ساتھ ہی انسان کو البیان سکھانے کا ذکر ہے۔ جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان انسانی فطرت کے روحانی و جسمانی تقاضوں کی بہترین ترجمان ہے۔ اس کے ظاہری و باطنی قویٰ کی صحیح اور مکمل ترین نمائندہ ہے اور اس زبان کی ہر حرکت و سکون انسانی زندگی کی ہر حرکت وسکون کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ غرضیکہ عربی زبان انسان کی روحانی و جسمانی زندگی کی ایک سچی تصویر ہے۔ جس کا عکس عربی کے حروف ہجاء سے لے کر اس کے فصیح و بلیغ کلام تک میں نمایاں ہے۔

قبل اس کے کہ ہم مندرجہ بالا حقیقت کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے کئی دلائل فراہم کریں اور عربی زبان کے خصائص پر بالتفصیل روشنی ڈالیں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان کی ماہیت، اس کے وطن، اس کی نشوونما و ترقی اور اس کے بولنے والے عربوں کا مختصر و مناسب تاریخی جائزہ لیا جائے تا کہ عربی زبان کے خصائص کا پس منظر، اس کی ترقی کے اسباب وعلل اور اس کے نظام کلام کا فلسفہ ایک حد تک ہمارے سامنے آجائے۔

عربی زبان کی ابتداء جیسا کہ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے جزیرہ نما عرب کے جنوب میں بسنے والے قبائل میں ہوئی جن کا مورث اعلیٰ یعرب بن قحطان سب سے پہلے عربی بولنے والا شخص قرار دیا جاتا ہے۔ جیسے ہم نے ابھی بیان کیا ہے عربی زبان فطرت انسانی کی مکمل ترجمان ہے۔ پس اس بناء پر اس کا ابتدائی ظہور اور نشوونما ایسی سرزمین میں ہونا چاہئے جو فطری تقاضوں کی تکمیل کے لئے سازگار ہو۔ جہاں زندگی کا قافلہ تکلفات کی پابندیوں سے آزاد ہو کر فطرت کی وسیع تر گزرگاہوں پر رواں دواں ہو۔ جہاں فطرت کی آواز بے روک ٹوک کھلی فضا میں اپنے پورے زیر و بم کے ساتھ ادا ہو سکے۔

جزیرہ نما عرب اپنے مخصوص جغرافیائی کوائف کی بناء پر عربی جیسی فصیح و بلیغ زبان کے پنپنے کے لئے ایک مثالی ملک تھا۔ جیسے نسل انسانی کا ابتدائی ظہور اللہ تعالیٰ کی مشیت وحکمت کے مطابق اس سرزمین میں ہوا، اسی طرح بنی آدم کی ابتدائی زبان کا ظہور بھی اسی بابرکت خطہ ارض میں ہوا اور جوں جوں اس زبان کو بولنے والی سامی نسل مختلف اطراف و جوانب کی طرف ہجرت کرتی رہی اسی طرح یہ زبان بھی ان کے ساتھ شریک ہجرت رہی اور جوں جوں سامی اقوام اس ہجرت کی وجہ سے مختلف قسم کے تہذیب وتمدن سے متاثر ہوتی رہیں، اسی طرح ان کی زبان بھی ہجرت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے عوامل کی وجہ سے تغیر پذیر رہی حتیٰ کہ اسلام کے ظہور کے ساتھ ہی عربی زبان کی ترقی کا ایک سنہری دور شروع ہوا۔ قرآن کریم جو بالاتفاق عربی زبان کا شاہکار ہے اس زبان کی عظمت وکمال کا ایک نہ مٹنے والا نشان ہے جس کی آب وتاب امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ فزوں تر ہوتی جارہی ہے۔ جسے خود دشمن بھی تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مقدس بانی اسلام ﷺ کا کلام اب بھی عربی زبان کے لئے سرمایہ افتخار ہے۔ خلفائے راشدین کے احکام وخطبات بھی عربی ادب میں ایک ممتاز حیثیت کے حامل ہیں۔ ان کی عظیم فتوحات نے عربی زبان کے لئے نئے اور وسیع ممالک کے دروازے کھول دیئے۔

بنوامیہ کے دور حکومت میں اسلامی حکومت کی وسعت کے ساتھ ساتھ یہ زبان بھی خوب پھلتی پھولتی رہی۔ عباسی دور حکومت کی رنگینیوں سے بھی عربی نے خوب حصہ لیا۔ سپین کے وسیع مرغزار متواتر آٹھ سو سال تک اس زبان کی دلربا خوشبو سے مہکتے رہے۔ غرض ہر عہد حکومت اور ہر بقعہ ارض اس زبان کی ترقی ونشوونما کا باعث ہوا۔ ہر ملک کے مخصوص جغرافیائی، اجتماعی، اقتصادی اور سیاسی حالات اس پر اثر انداز ہوئے حتیٰ کہ عربی زبان آج ہمارے سامنے ایک ایسے دلکش گلدستہ کی صورت میں جلوہ گر ہے جس میں دنیا کے تمام پھولوں کا رنگ وشیرینی یکجا ہے۔

عربی زبان کے خصائص بیان کرنے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک معیاری زبان کے مقاصد معین کر لئے جائیں تا ان کی روشنی میں یہ اندازہ کیا جاسکے کہ کوئی زبان اپنے خصائص کے لحاظ سے دیگر زبانوں کے مقابلہ میں کس حد تک ان مقاصد سے عہدہ برآ ہو رہی ہے۔ ان مقاصد کی تعیین کے لئے مندرجہ ذیل امور کو بنیادی طور پر مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

اول: یہ کہ ہر زبان الفاظ و معانی سے مرکب ہوتی ہے۔ الفاظ تمام زبانوں میں محدود و متعین ہوتے ہیں لیکن معانی غیر محدود و غیر معین ہیں۔ اس لئے ہر معیاری زبان کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم الفاظ کو زیادہ سے زیادہ معانی کے لئے استعمال کرلے اور اس کے الفاظ و قواعد میں ایسی لچک پائی جائے جو اسے ہر قسم کی نئی نئی اصطلاحات وضع کرنے کے قابل بنائے۔

دوم: انسانی طبیعت میں بھولنے کا مادہ پایا جاتا ہے اور ہر انسان ہر وقت کسی زبان کے تمام الفاظ مستحضر نہیں رکھ سکتا اس لئے معیاری زبان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے الفاظ اتنے کم بھی نہ ہوں کہ ایک معنی کے لئے صرف ایک ہی لفظ ہو جسے بھول جانے کی صورت میں انسان اپنا مافی الضمیر ادا کرنے سے عاجز آجائے بلکہ اس میں ایک معنیٰ کو ادا کرنے کے لئے ایک سے زائد الفاظ کا بھی انتظام ہونا چاہئے تا کہ انسان کی اس طبعی کمزوری کا ازالہ ہو سکے۔

سوم: کسی معیاری زبان کے لئے (خصوصاً عربی کو مدنظر رکھتے ہوئے) یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے حروف ہجاء انسانی اعضائے نطق کے ساتھ پوری مناسبت رکھتے ہوں۔ تلفظ کے لحاظ سے یہ ان اعضاء کے ہر حصہ کو مشغول رکھتے ہوں اور انسانی آواز کی موسیقی کے ہر تار پر ان حروف کی برابر اور مناسب ضرب پڑتی رہے۔

چہارم: علمی لحاظ سے انسانوں کے بہت سے مراتب ہیں۔ کوئی کم علم ہوتا ہے اور کوئی علامہ۔ کوئی سطحی عالم رکھتا ہے اور کوئی عمیق۔ کوئی ایک ہی علم اور ایک ہی زبان میں ماہر ہوتا ہے اور کوئی بہت سے علوم اور زبانوں میں۔ غرضیکہ علمی کمیت و کیفیت کے لحاظ سے انسانی برادری کا ہر فرد دوسرے سے مختلف ہے۔ اس لئے معیاری زبان کے لئے ضروری ہے کہ اس کے الفاظ ایسے ہوں جو اپنے معنوں کے ساتھ کچھ نہ کچھ مناسبت یا تعلق رکھتے ہوں تا کہ ہر علمی معیار کا شخص بسہولت انہیں استعمال کر سکے اور پھر لفظ و معنیٰ کے باہمی تعلق و مناسبت کو معلوم کر کے محفوظ بھی کر سکے۔

عربی زبان کی امتیازی خصوصیات

مذکورہ بالا مقاصد اربعہ کے پیش نظر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ عربی زبان ایسے خصائص کی حامل ہے جو کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے دیگر زبانوں سے نہ صرف بڑھ کر ہے بلکہ بعض خصائص تو صرف عربی زبان میں ہی پائے جاتے ہیں۔ ان خصائص کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں۔

اول: وہ خصائص جن میں عربی زبان بالکل منفرد حیثیت رکھتی ہے۔

دوم: وہ خصائص جن میں عربی دیگر زبانوں کے ساتھ مشترک ہے۔ لیکن ان خصائص کی وسعت اور کیفیت کے لحاظ سے وہ دوسری زبانوں سے کہیں بڑھ کر اور ممتاز ہے۔

اب ہم اسی ترتیب کے ساتھ ان خصائص کو بالتفصیل بیان کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق

اول: عربی زبان کے حروف ہجاء دیگر زبانوں کے حروف کے مقابلہ میں یہ امتیازی خصوصیت رکھتے ہیں کہ الف سے لے کر یاء تک ہر حرف کا تلفظ آلات نطق کی حرکات کے ساتھ ایسے طور پر ہم آہنگ اور مربوط کر دیا گیا ہے جیسے ایک ماہر موسیقار آلات موسیقی کے ہر تار کے ساتھ ایک خاص دھن وابستہ کر دیتا ہے بلکہ عربی میں ہر حرف کے تلفظ کی ابتداء، وسط اور انتہاء بھی مقرر ہے۔ اس وقت آلات نطق کے تجزیہ اور علم مخارج الحروف کی تفصیلی بحث میں ہم نہیں الجھنا چاہتے کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک، ایک مستقل عنوان اور الگ بحث کی حیثیت رکھتا ہے جسے اس وقت چھیڑنا مناسب نہیں۔ عربی حروف ہجاء پھیپھڑوں کی ہوا کی گزرگاہ، سانس کی ہنسلی، خنجرہ، حلق، ناک، تالو، زبان (ہر دو کا پہلا، درمیانی اور آخری حصہ) دانت اور ہر دو ہونٹوں کی مختلف حرکات وسکنات کے ساتھ ٹکراتے ہوئے بیرونی ہوا کی موجوں کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ آواز کو پیدا کرنے کا یہ بے نظیر نظام جہاں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عظیم نشان ہے وہاں ترجمان فطرت یعنی عربی زبان کے حروف ہجاء اس صوتی نظام کا بہترین عملی مظہر ہیں ان میں دیگر زبانوں کے برعکس (ء) اور (ع)، (ت) اور (ط)، (ث)، (س) اور (ص)، (ز) اور (ذ)، (ض) اور (ظ)، (ک) اور (ق) کے تلفظ میں واضح اور بین فرق ہے جبکہ دوسری زبانوں کے حروف اس وصف سے عاری ہیں اور اگر غور کیا جائے تو عربی زبان میں دوسری زبانوں کی وسعت اور کثرت مواد کی ایک وجہ یہی ہے کہ اس نے ایک ہی قسم کی آواز کو مختلف صورتوں میں ادا کر کے اپنی لفظی ثروت کو دگنا تگنا کر لیا ہے اور پھر ایسے لفظ ہیں جہاں یہ مشترک آواز مختلف صورتوں میں موجود ہوتی ہے۔ اگر یہ آواز شروع کلمہ میں آئے تو اور معنیٰ ہوں گے، اگر وسط میں آئے تو اور، اور اگر آخر میں آئے تو اور معنیٰ ہوں گے۔ جیسے قلب، لقب اور بلق۔ اس طرح عربی زبان نے محض حروف ہجاء کی مشترکہ آوازوں کو آلات نطق کی مختلف حرکات کی صورت میں ادا کرنے کے ساتھ معانی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اپنے اندر سمیٹ کر رکھ دیا ہے جس کے سامنے دیگر زبانیں بے سروسامانی کے سوا اور کچھ نہیں پیش کرسکتیں۔

دوم: عربی زبان میں مرکب لفظ کے معنیٰ اس لفظ کے مفرد حروف کے مخارج کے ساتھ ایک ایسا گہرا اور عجیب وغریب تعلق رکھتے ہیں جسے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ جیسے خضم اور قضم۔

اول الذکر نرم اشیاء کے چبانے کے لئے جبکہ قضم خشک اور سخت چیزوں کے چبانے کے لئے آتا ہے۔(خ) نرم آواز والے حروف میں سے ہے اس لئے نرم چیزوں کے چبانے کے لئے خضم استعمال کیا ہے اور (ق) سخت اور کرخت آواز والے حروف میں سے ہے اس لئے سخت اور خشک چیزوں کے چبانے کے لئے قضم لایا گیا ہے۔

اسی طرح نضح اور نضخ دونوں پانی کے بہنے کی صفت سے تعلق رکھتے ہیں لیکن نضح میں پانی کی قلت اور کمزوری کا اظہار ہے جس کے مناسب حال حرف (ح) رکھا جس کی آواز نرم اور کمزور ہے۔اس کے مقابل نضخ میں پانی بہنے کی شدت اور کثرت کا اظہار ہے جس کے مناسب حال حرف (خ) ہے اور جو (ح) کے مقابلہ میں سخت آواز کا مظہر ہے۔ایسے ہی قد اور قط دونوں کے معنیٰ کاٹنے کے ہیں لیکن قد کسی چیز کو لمبائی میں کاٹنے کا مفہوم رکھتا ہے اور قط کسی چیز کو چوڑائی میں کاٹنے کے مفہوم کے ساتھ مخصوص ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ (د) کا تلفظ بوجہ نسبتاً لمبا ہونے کے لمبائی کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے اور (ط) کا تلفظ (د) کے مقابلہ میں چھوٹا ہونے کی وجہ سے چوڑائی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور یہ حقیقت واضح ہے کہ لمبائی میں کاٹنا چوڑائی میں کاٹنے سے زیادہ وقت اور محنت چاہتا ہے ٹھیک ویسا ہی جیسے (د) کے تلفظ کو (ط) کے مقابلہ میں زیادہ لمبا کرنا پڑتا ہے۔اس قسم کی بیسیوں مثالیں ہیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔اسی طرح مذکورہ بالا مثالوں میں ایک اور عجیب کرشمہ بھی نظر آتا ہے اور وہ یہ کہ فعل کے واقعہ ہوتے وقت جس مرحلہ میں نرمی اور سختی کے لحاظ سے اشتراک ہے وہاں ایک جیسے حروف رکھے ہیں اور جس مرحلہ میں سختی اور نرمی کے لحاظ سے اختلاف ہے وہاں مختلف حروف استعمال کئے ہیں جیسے قضم کے شروع میں ہی انسان کو سخت و خشک چیز کے توڑنے کے لئے بہت زور لگا دینا پڑتا ہے اس زور و طاقت کے اظہار کے لئے خود فعل کو (ق) سے شروع کیا جس کا تلفظ سخت اور کرخت ہوتا ہے اور خضم میں فعل کی ابتداء چونکہ نرم چیز کو توڑنے سے ہوتی ہے اس لئے فعل کا پہلا حرف (خ) ہے جو تلفظ کی نرمی کا مظہر ہے۔باقی مفہوم چونکہ دونوں میں مشترک ہے اس لئے دونوں کے باقی حروف ایک جیسے ہیں۔عربی کی یہ ایک ایسی عظیم خصوصیت ہے جس کی بنا پر ہمارے سامنے اس امکان کا دروازہ کھلنے لگتا ہے کہ عربی زبان کا نہ صرف ہر لفظ بلکہ ہر حرف اپنے اندر ایک خاص معنیٰ رکھتا ہے۔

سوم: عربی زبان کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے الفاظ اور معنیٰ کے درمیان ایسی مناسبت اور تعلق ہے کہ خود اعضاء نطق کی حرکات تصویری زبان میں ان معنیٰ کو ظاہر کر رہی ہوتی ہیں جیسے ہم فتح کہیں تو ہمارے ہونٹ خود بخود وا ہو جاتے ہیں اور اس طرح کھولنے کا مفہوم تصویری زبان میں ہمارے سامنے آجاتا ہے۔اس کے مقابلہ میں اگر ضم بولیں تو ہمارے ہونٹ خود بخود باہم زور سے مل جاتے ہیں۔اس طرح جوڑنے یا ملانے کا مفہوم خود بخود ہونٹوں کی حرکت سے ظاہر ہو جاتا ہے۔شد اور جر بھی اسی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔اس قسم کی بیشمار مثالوں سے اس عظیم حقیقت سے پردہ اٹھ جاتا ہے کہ عربی زبان کے ہر لفظ کی حرکت و سکون اس مفہوم کی ظاہری اور واقعی صورت پر ہے اور حرکت و سکون کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

گویا ضرب اور قتل کا تلفظ تصویری زبان میں اپنے ظاہری مفہوم پر دلالت کر رہا ہے اور انہیں بولتے وقت خود آلات نطق میں باہم ضرب و قتال کا بازار گرم ہو رہا ہوتا ہے۔

چہارم: عربی زبان نے کسی فعل کے تکرار کے لئے ایک اچھوتا طریق اختیار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ فعل کے حروف کو ایسے رنگ میں خفیف اور مسلسل حرکات کے ساتھ مکرر لایا جاتا ہے کہ فعل کو زبان پر لاتے ہی اس سے تکرار کے معنوں کا اظہار ہونے لگتا ہے۔جیسے جرجر، زلزل، کبکب، رقرق، وغیرہ جن میں بالترتیب لگاتار کھینچنے، لگاتار ہلانے، بار بار الٹانے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

پنجم: عربی مفرد اسماء میں یہ خصوصیت نظر آتی ہے کہ اسم اور مسمیٰ میں لفظی اور معنوی دونوں قسم کی مناسبت پائی جاتی ہے۔جیسے خیلٌ (گھوڑے) کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس میں خیلا یعنی اکڑ کر چلنے کی صفت پائی جاتی ہے۔اسی طرح ذھبٌ یعنی (سونا) کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ وہ ذاھب یعنی زوال پذیر ہونے والا ہے اور آدمی کو جلد ہی داغ مفارقت دے جاتا ہے۔فضۃ چاندی کو کہتے ہیں کیونکہ وہ بکھرے ہوئے ٹکڑوں کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ایسے ہی ناقۃ (اونٹنی) کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ عرب لوگ اسے اناقۃ یعنی زینت کے لئے استعمال کرتے تھے۔جملٌ (اونٹ) کو بھی اس کے باعث جمال ہونے کی وجہ سے یہ نام دیا گیا ہے۔مؤخر الذکر دونوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولکم فیھا جمالٌ ...... (النحل:7)

علماء لغت نے اس کی بیسیوں مثالیں اپنی کتب میں پیش کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اصولی طور پر عربی زبان کا ہر اسم اپنے اندر اپنی وجہ تسمیہ اور فلسفہ لئے ہوئے ہیں۔

ششم: پھر عربی زبان کی حرکات کا نظام ایسا عجیب و غریب ہے کہ ایک ہی مادہ حرکات کی تبدیلی کے ساتھ کچھ کے کچھ معنیٰ دینے لگ جاتا ہے۔جیسے کتب۔صرف ان تین حروف کو کَتَبَ، کُتِبَ، کُتُبٌ، کَتَّبَ، کُتِّبَ، کَتِّبْ پھر مضارع کی صورت میں بعض حروف کی زیادتی اور حرکات کی تبدیلی کے ساتھ ایک ہی مادہ کی بیسیوں شکلیں ہمارے سامنے آجاتی ہیں۔اشتقاق کی بحث اس کے علاوہ ہے جو مشترک خصائص میں بیان کی جائے گی۔

ایک نکتہ عربی کی حرکات میں بہت عمدہ ہے۔فعل ماضی کا آخر مفتوح ہوتا ہے کیونکہ فتحہ کی آواز بولتے وقت جلد ختم ہو جاتی ہے اور ماضی کا زمانہ بھی فعل ماضی بولنے سے پہلے ختم ہو چکا ہوتا ہے اس لئے گویا فتحہ یعنی زبر کی آواز زمانہ ماضی پر دلالت کر رہی ہے۔اس کے برعکس مضارع مضموم ہوتا ہے یعنی اس کے آخری حرف پر پیش آتی ہے اور پیش کی آواز لمبی ہوتی ہے جیسے بولتے وقت آواز کو دیر تک جاری رکھنا پڑتا ہے۔گویا اس بات کی علامت ہے کہ مضارع کا زمانہ ابھی جاری ہے اور منقطع نہیں ہوا اور یہی مضارع کی اصل حقیقت ہے جس کی طرف اس کی آخری حرکت کی صورت میں اشارہ کر دیا گیا ہے جیسے کتب اور یکتب۔

عربی زبان کی مشترک خصوصیات

اول: اشتقاق۔اشتقاق کا عام مفہوم یہ ہے کہ ایک لفظ دوسرے لفظ سے اس شرط کے ساتھ اخذ کیا جائے کہ ان دونوں میں معنوں اور اصل حروف کے لحاظ سے اشتراک قائم رہے۔عربی میں اشتقاق کا باب بہت وسیع ہے اور عربوں کے اس عجیب و غریب نظام کلام کے بارے میں جتنا بھی غور کیا جائے اتنی ہی عربی کی حیرت انگیز خوبیاں انسان کے سامنے آتی ہیں اور وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ عربی ہی تمام ممکن خوبیوں کی جامع ہے اور وہ یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہو جاتا ہے کہ اس فطری زبان نے کیسے ایک ایک لفظ سے اشتقاق کے ذریعے بیسیوں معنیٰ پیدا کر لئے ہیں جن سے عربی لغات بھری پڑی ہیں۔اس وسیع اشتقاق کے سمندر کو کوزے میں بند کرنا بالکل ناممکن ہے۔

علماء لغت نے اشتقاق کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔

اول: اشتقاق اصغر۔دوم: اشتقاق اکبر

اشتقاق اصغر: اس سے مراد اشتقاق کا وہی عام مفہوم ہے جو ہم نے ابھی بیان کیا ہے۔کتب کے قواعد میں مشتقات میں سے اسم فاعل، مبالغے کے صیغے، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم مکان و زماں اور اسم آلہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ان میں ہر ایک کا مختلف معانی میں وسیع استعمال اور دوسری زبانوں کے مقابلے میں اس استعمال کی برتری ایک مفصل و طویل بحث کی محتاج ہے۔

علاوہ ازیں علماء لغت نے اس نظام اشتقاق کو اور بھی وسیع کرتے ہوئے اس کی اور بہت سی صورتیں بھی لکھی ہیں جن میں ثلاثی مزید اور رباعی مزید کے ابواب کی مختلف صورتیں شامل ہیں۔ان میں سے ہر باب اپنے اندر کچھ خواص رکھتا ہے۔جب بھی کوئی فعل اس باب کی مخصوص صورت میں لایا جائے گا تو اس میں وہ خصوصیت پیدا ہو جائے گی۔مثلاً جب کوئی فعل باب تفعیل میں لایا جائے گا تو اس میں کثرت اور شدت کا مفہوم پیدا ہو جائے گا اور جب اسے استفعال میں لایا جائے گا تو اس میں طلب کا مفہوم آجائے گا۔ابواب کے خواص میں بھی عجیب و غریب لطائف مضمر ہیں جن کی وجہ سے ہر باب ایک مستقل بحث کا باب بن جاتا ہے۔پھر اشتقاق اصغر میں ایک اشتقاق کے بعد مشتق خود اصل مادہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور اس سے اشتقاق کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جیسے کون کے مادہ سے مکان مفعل کے وزن پر اسم مکان یا زمان ہے جو مشتقات کی ایک قسم ہے لیکن اس مکان نے آگے ایک مستقل مادہ کی صورت اختیار کر لی اور اس سے اشتقاق کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا۔آگے اسی میں سے امکن، مکن اور تمکن مشتق ہوئے۔اسی طرح طال کا مصدر میمی مطالاً مشتق ہے۔لیکن اس نے مطلٌ کی صورت میں خود ایک مستقل مادہ کی صورت اختیار کر لی اور اس سے آگے مطل، ماطل کا اشتقاق شروع ہو گیا۔اسی طرح دوسرے صیغے بھی اس سے مشتق ہونے لگ پڑے۔یہ امر کسی دلیل کا محتاج نہیں کہ مطل اور ماطل وغیرہ کا اصل الاصول طول کا مادہ ہی ہے اور اس کے تمام مشتقات میں اس کے معنیٰ کسی نہ کسی صورت میں موجود ہیں۔

اشتقاق اکبر: اشتقاق کی یہ قسم علماء کے نزدیک عام نہیں بلکہ اس کا موجد عربی زبان کا مایہ ناز عالم ابوالفتح عثمان ابن جنی ہے جس نے اسے عربی زبان کے معجزہ کے طور پر پیش کیا ہے۔اس نظریہ کا خلاصہ یہ ہے کہ عربی زبان کا ہر ثلاثی مادہ ایک ایسے مشترک معنی کا اظہار کرتا ہے جو ان تینوں حروف کی ہر ترتیب میں قائم رہتا ہے ابن جنی کے نزدیک مثلاً ق، و، ل کے ثلاثی مادہ کی مختلف ترتیبوں کے لحاظ سے مندرجہ ذیل چھ ممکن شکلیں بنتی ہیں۔

اول: ق، و، ل	دوم: ق، ل، و
سوم: و، ق، ل	چہارم: و، ل، ق
پنجم: ل، ق، و	ششم: ل، و، ق

اس ثلاثی مادہ کے مشترک معنیٰ تیزی و حرکت کے ہیں جو ان اشکال میں برابر موجود ہیں۔ابن جنی نے ان میں سے ہر شکل کے مفہوم کو واضح کرنے کے لئے شواہد کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کر دیا ہے جسے یہاں نقل کرنا باعث تطویل ہوگا۔

اس انکشاف کی روشنی میں ہمارے لئے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ ہم ثابت کریں کہ عربی زبان کا نہ صرف ہر حرف بلکہ ہر ثلاثی وحدت خواہ اسے کسی ترتیب و شکل میں لیا جائے ایک مستقل معنیٰ ادا کرتی ہے۔عربی زبان کی یہ خوبی ایسی بے نظیر ہے کہ اس کی گرد کو بھی دوسری زبانیں نہیں پہنچ سکتیں۔

دوم: اشتراک۔ عربی زبان کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے کہ انسان کے محدود ذہنی قویٰ اور اس کے مقابلہ میں غیر محدود معانی کے پیش نظر الفاظ کے استعمال میں زیادہ وسیع و تعمیم کر دیتی ہے اور اس کے لئے دیگر ذرائع کے علاوہ اشتراک کا ذریعہ بھی اختیار کرتی ہے جس سے مراد یہ ہے کہ ایک لفظ مستقل طور پر ایک سے زائد مختلف معنوں

کے لئے استعمال ہوسکتا ہے جیسے عیــنٌ کے معنے، آنکھ، شمہ، بڑا آدمی، سورج، بہترین مال و منال وغیرہ کے ہوسکتے ہیں۔

سوم: ترادف۔ انسانی ذہن کے مرض نسیان کو مدنظر رکھتے ہوئے اس فطری زبان نے یہ طریق بھی اختیار کیا ہے کہ مترادفات کا ایک بڑا ذخیرہ انسان کو عطا کیا ہے تا کہ اگر ایک لفظ ذہن میں جلد مستحضر نہ ہوسکے تو اسی مفہوم والا دوسرا لفظ اس کی جگہ لے سکے۔ یہ ذخیرہ نہ صرف افعال سے تعلق رکھتا ہے بلکہ اسماء میں بھی عام ہے جیسے تلوار کے لئے عربی میں تقریباً ایک ہزار الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ اونٹ کے لئے پانچ صد (500)، شہد کے لئے اسی (80)۔

بعض علماء ترادف کو تسلیم نہیں کرتے تاہم انہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ صفاتی نام ہونے کی صورت میں بھی یہ سب ایک مشترک مفہوم پر دلالت کرتے ہیں جو ترادف کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ترادف کلی ہو، جزئی اور باہم مشترک مفہوم میں ترادف کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

چہارم: اضداد۔ اضداد کے استعمال کا طریق بھی عربی کی وسعت پسندی کی دلیل ہے یعنی ایک ہی لفظ کے دو متضاد معنیٰ ہوسکتے ہیں لیکن ایک ہی جملہ میں دونوں متضاد معنوں کا اجتماع ناممکن ہے۔ جیسے لفظ باع اور شری ہر دو کے معنے خریدنے اور بیچنے کے ہوسکتے ہیں۔ جون سیاہ وسفید دونوں کے لئے استعمال ہوسکتا ہے۔ وراء اور دون ہر دو آگے اور پیچھے کے مفہوم میں آتے ہیں۔ ان کی بیسیوں اور مثالیں ہیں جن کی یہاں گنجائش نہیں۔

پنجم: نحت۔ نحت یا مقطعات کا طریق جو موجودہ زمانہ کی ترقی یافتہ زبانوں کا امتیاز سمجھا جاتا ہے۔ عربی زبان میں قدیم سے ہی موجود ہے اور باوجود قدیم ہونے کے موجودہ زبانوں سے بھی زیادہ ترقی یافتہ صورت میں موجود ہے۔ عصر حاضر کی ان زبانوں میں مخفف الفاظ کا استعمال زیادہ تر اسماء تک ہی محدود ہے جیسے N.A.T,O ۔ U.N.O ۔ U.K ۔ U.S.A ۔ U.S.S.R. وغیرہ لیکن عربی زبان نے ان زبانوں سے گویا سبقت لے جاتے ہوئے افعال کو بھی مخفف حروف سے ادا کیا ہے جیسے الم، الر، حمدل، حوقل وغیرہ۔

ششم: عربی زبان پر ایک بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اس میں موجودہ سائنسی دور کی اصطلاحات وضع کرنے کی اہلیت نہیں اور یہ کہ یہ جامد زبان ہے۔ حالانکہ اگر ذرا بھی غور کیا جائے تو یہ امر روز روشن کی طرح ہمارے سامنے عیاں ہو جاتا ہے کہ عربی زبان کے قواعد اشتقاق، نظام ابواب، صفات کے ہزاروں لاکھوں صیغے، مبالغے کے صیغے، مصادر کے بیسیوں اوزان اور لفظ عام کا خاص معنوں میں استعمال، یہ تمام خصوصیات عربی زبان کو ایسی لچک و وسعت عطا کرتی ہیں جس کی نظیر تلاش کرنا عبث ہے۔ خواہ علوم کتنے ہی ترقی کر جائیں اور کتنی ہی اصطلاحات بن جائیں پر عربی زبان ان سب کو

عربی ام الالسنہ ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''زبانوں پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے۔ پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچتی ہے۔ جو ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے، جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں اور پھر ایک کامل اور نہایت محیط تحقیقات سے یعنی جبکہ عربی کی فوق العادت کمالات پر اطلاع ہو، یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ یہ زبان نہ صرف ام الالسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے، جو خداتعالیٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی اور کسی انسان کی ایجاد نہیں''۔

(روحانی خزائن۔ جلد 19 منن الرحمٰن ص 129)

☆..........☆..........☆

اپنے اندر سموسکتی ہے۔ بلکہ مزید ترقی کا مقابلہ بھی باسانی کرسکتی ہے۔

درحقیقت اصطلاحات کا وجود علمی و صنعتی ترقی کا رہین منت ہے۔ جن قوموں نے صنعتی ترقی کی ان کی زبانوں میں اصطلاحات کا وجود خود بخود آ گیا اور ان کی اس ترقی کے باعث انہی کی اصطلاحات دنیا میں جاری وساری ہوگئیں۔ پس اگر عرب اقوام عربی زبان کی اہمیت کا امتحان کرنا چاہتی ہیں تو صنعتی وعلمی میدان میں سبقت حاصل کریں پھر دیکھیں کہ عربی زبان اس ترقی کے چیلنج کو قبول کرنے کے لئے کس طرح سینہ سپر ہے۔

خلاصہ کلام

عربی زبان کی عظیم ترین خصوصیت اور روشن ترین خوبی وفضیلت یہ ہے کہ قرآن حکیم جیسی بے مثل کتاب اسی زبان میں نازل ہوئی۔ علیم وحکیم خدا نے اپنے آخری اتم واکمل کلام کے لئے جو قیامت تک سرچشمہ ہدایت ہے صرف اور صرف عربی زبان کو پسند اور منتخب فرمایا۔ حقیقت یہی ہے کہ قرآن حکیم کتاب فطرت ہے اور عربی زبان فطرت۔ ازل سے یہی مقدر تھا کہ یہ فطری زبان خداتعالیٰ کے آخری کلام کی نمائندگی کرے۔ جیسے یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا وجود ہی درحقیقت وجہ تخلیق کائنات ہے اسی طرح یہ بھی قابل تسلیم حقیقت ہے کہ عربی زبان کی ساری کائنات قرآن حکیم کے وجود سے وابستہ ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ جس طرح ہم حدیث قدسی کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا وجود نہ ہوتا تو یہ ساری کائنات ہی نہ ہوتی۔ اسی طرح ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر قرآن کریم کا نزول اس زبان میں مقدر نہ ہوتا تو اس زبان کا وجود بھی نہ ہوتا کیونکہ قرآن کریم نے ہی اس زبان کو حیات جاوداں بخشی اور وہی اس کی رونق اور تازگی کا سرچشمہ ہے۔

(ماخوذ از ماہنامہ الفرقان اکتوبر 1968ء)

غزل

وہی مامون ہوں گے ہر بلا سے
جنہیں ناتا رہا اس سلسلہ سے

انہیں منزل نہیں ملتی کبھی بھی
بھٹک جائیں جو سیدھے راستہ سے

تکبر میں الجھتے ہیں ہمیشہ
نکلتے جو نہیں اپنی انا سے

ہمیشہ انبیاء کرتا ہے غالب
یہی ہے سنت ربی سدا سے

وہی اب روشنی ہے شش جہت میں
جو نکلی تھی کبھی غار حرا سے

ہمیں تعلیم ہے کرنا اطاعت
دل و جاں، روح سے سچی وفا سے

نصاب زندگی جس کا محبت
تعلّم ہے ہمیں اس پیشوا سے

در باطل پہ سر کو نہ جھکانا
سبق ملتا ہے یہ ہی کربلا سے

وہی کھاتے ہیں اکثر لوگ ٹھوکر
نظر جھکتی نہیں جن کی حیا سے

ہمیں لاریب ہے حق الیقیں یہ
خدا ہے باوفا اہل وفا سے

اُسے کھانی پڑے گی منہ کی آخر
وہ جو ٹکرائے گا ''مرد خدا'' سے

وہاں شیطان داخل ہو نہ پائے
جو دل آباد ہوں حمد و ثنا سے

بالآخر عرش پر مقبول ہو گی
کبھی مایوس نہ ہونا دعا سے

ظفرؔ جو کھینچ لائے فضل باری
کرو اک رت جگا ایسی ادا سے

مبارک احمد ظفرؔ

میرے والد حضرت شیخ خلیل الرحمٰن صاحب کپورتھلوی

پ۔ یعقوب خان

میں اپنے نہایت شفیق اور منکسر المزاج والد محترم شیخ خلیل الرحمٰن کے متعلق کچھ واقعات افادہ عام کے لئے تحریر کر رہی ہوں۔ ابا جان مشرقی پنجاب میں جالندھر کے ایک شہر پھگواڑہ کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے خاندانی حالات کی تفصیل رفقاء احمد کی جلد دہم میں درج ہے۔ میرے دادا جان حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے فدائی رفقاء میں سے تھے۔ آپ ان چند رفقاء کرام میں سے تھے۔ جن کے اسمائے گرامی سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں بطور مخلص دوست درج کر کے یہ دعا فرمائی کہ

''اے قادر خدا! میرے اس ظن کو جو میں اپنے ان تمام دوستوں کی نسبت رکھتا ہوں، سچا کر کے مجھے دکھا اور ان کے دلوں میں تقویٰ کی سبز شاخیں جو اعمال صالحہ کے میووں سے لدی ہوئی ہیں، پیدا کر۔ ان کی کمزوری کو دور فرما اور ان کے سب کسل دور کر دے اور ان کے دلوں میں اپنی عظمت قائم کر اور ان کے نفسوں میں دوری ڈال اور ایسا کر کہ وہ تجھ میں ہو کر ہر حرکت و سکون کریں۔ ان سب کو ایسا دل بخش جو تیری محبت کی طرف جھک جائے اور ان کو ایسی معرفت عطا کر کہ جو تیری طرف کھینچ لیوے۔ اے بار خدا یہ جماعت تیری جماعت ہے۔ اس کو برکت بخش اور سچائی کی روح ان میں ڈال کہ سب قدرت تیری ہی ہے۔ آمین

میرے ابا جان حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب کپورتھلوی کے چھوٹے فرزند تھے۔

آپ کی پیدائش 1905ء میں ہوئی۔ بچپن میں خاصی بے فکری تھی۔ دادا جان کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال تھا۔ اپنے بچوں کو ہر طرح دینی اور دنیاوی تعلیم سے مرصع کرنا چاہتے تھے۔ آپ رئیس اعظم حاجی پور تھے۔ آپ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ سکول اور کالج کی تعلیم بھی ان کو دلوائی۔ ابا جان نے اس زمانہ میں انٹر تک تعلیم حاصل کی۔ آپ نے اپنی ملازمت کا آغاز محکمہ موسمیات سے کیا اور آخر تک اسی سے منسلک رہے۔ دوران ملازمت ہندوپاکستان کے شمال میں جہلم سے لے کر جنوب میں مدراس تک اور مشرق میں برما سے لے کر مغرب میں دوبئی، دوحہ تک مختلف مقامات پر تعینات رہے۔ بلکہ مسقط میں بھی تقرری ہوئی اور آپ اپنی ملازمت کے ساتھ ساتھ اشاعت دین اور سلسلہ کی خدمات بھی بجا لاتے رہے۔ اس عرصہ میں ہندوستان اور پاکستان معرض وجود میں آگئے اور ہم سب کراچی میں آباد ہو گئے۔

تقسیم ہند کے بعد باقی زندگی کراچی میں ہی گزاری۔ آپ جہاں بھی رہے جماعت احمدیہ کے مستعد رکن اور خادم کی حیثیت سے رہے۔

کراچی میں تقسیم ہند کے فوراً بعد تشریف لائے تھے۔ شروع میں کراچی کی جماعت بھی بہت چھوٹی تھی تو آپ اس وقت جماعت کی لائبریری اور دارالمطالعہ کے انچارج مقرر ہوئے۔ آپ نے نئے سرے سے لائبریری کی کتابوں، رسائل و جرائد کی ساری فہرستیں بنائیں اور جو کتابیں بوسیدہ حالت میں تھیں ان کو گھر میں لا کر دوبارہ سے خود جلد بندی کی اس زمانے میں نمازیں بھی بندر روڈ پر لائبریری میں ہوا کرتی تھیں۔ ابا جان کی کوشش یہی ہوا کرتی تھی کہ جو نمازیں دفتر کے اوقات کے علاوہ ہوں وہ وہیں جا کر باجماعت ادا کریں۔ اور گھر میں اکثر ہم سب کو باجماعت نمازیں پڑھاتے تھے۔ باقاعدگی سے صبح تلاوت قرآن مجید کرتے اور نماز فجر کے بعد اکثر سیر کو جایا کرتے تھے۔ یہ ان کا معمول اخیر وقت تک رہا سوائے بیماری کے کبھی سیر سے ناغہ نہیں کیا۔

ہم سب بہن بھائیوں کی تعلیم کا بھاری بوجھ انہوں نے بڑی فراخدلی اور خندہ پیشانی سے اٹھایا اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم تینوں بہنیں اور پانچ بھائی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ کراچی کے قیام کے دوران آپ نے لمبا عرصہ بطور سیکرٹری ضیافت خدمات انجام دیں۔ کراچی بین الاقوامی شہر ہونے کی وجہ سے کافی عرصہ تک بیرون ملک سے آنے جانے والوں کے لئے پہلا پڑاؤ تھا۔ اس لئے اس خدمت پر مامور شخص کی زندگی پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔ مسافر بردار فضائی، بحری بری کمپنیوں سے رابطہ، محکمہ صحت سے تعلق، کسٹم کے عملہ اور متعلقہ قوانین سے واقفیت، اسٹیٹ بنک آف پاکستان سے متعلق جملہ کام اور پھر آنے والے مربیان کرام اور غیر ملکی احمدی احباب کا استقبال اور الوداع وغیرہ اتنی اہم اور نازک ذمہ داری تھی کہ جسے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے آپ نے انتھک محنت، اخلاص، محبت، خندہ پیشانی اور بڑی عمدگی سے نبھایا۔ اس کا تذکرہ اکثر مربیان سے سنا اور پھر اپنے نائیجیریا کے قیام کے دوران وہاں کے جو نائیجیرین احمدی پاکستان آتے رہے وہ بھی ابا جان کا تذکرہ بڑے احترام اور محبت سے کرتے تھے۔ آپ بہت ہی صابر وشاکر تھے اور آپ میں جذبہ ایثار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ شروع میں اکثر جماعت کا پیسہ بچانے کے لئے مہمانوں کو بجائے ہوٹلوں میں ٹھہرانے کے اپنے گھر یا ضرورت کے مطابق کوئی اور انتظام کر دیتے۔ نظام جماعت کا بہت احترام کرتے اور ہمیشہ مہمانوں کے آرام کا بہت خیال رکھتے اور ان کے قیام وطعام کا پورا انتظام کرتے۔ بعض دفعہ سمندری جہاز یا ہوائی جہاز کی آمد میں دیر ہونے کی وجہ سے لگاتار چوبیس گھنٹوں سے بھی زیادہ بندرگاہ یا ائیرپورٹ پر انتظار کرتے رہتے۔ مہمانوں کو اگر ہوٹل میں کھانا کھلانا پڑتا تو اکثر آپ شریک نہ ہوتے تا کہ جماعت پر مالی بوجھ نہ ہو۔ ایک دفعہ میرے شوہر محمد یعقوب خان صاحب سابق سیکرٹری اشاعت کینیڈا نے دریافت کیا کہ سینکڑوں مہمان آتے جاتے ہیں تو آپ ان کو کیسے پہچانتے ہیں، کہنے لگے کہ سوائے چند دفعہ کے ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے میری اس رنگ میں رہنمائی فرمائی ہے کہ مجھے کبھی دقت کا سامنا نہیں ہوا اور اکثر مہمان بھی حیران ہوئے کہ آپ کو ہماری پہچان کیسے ہوئی۔

آپ بہت دعا گو اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ جماعت کی جملہ مالی تحریکات میں حسب توفیق حصہ لیتے۔ آپ وقف عارضی کی تحریک میں بھی حصہ لیتے رہے۔ ہمیشہ صاف گوئی سے بات کرتے اگر کوئی زیادتی کرتا تو خاموشی اختیار کر لیتے۔ اپنی زندگی کے دوران جلسہ سالانہ میں باقاعدگی سے شرکت کرتے رہے۔ آپ ہر ایک سے بڑی عاجزی اور انکساری سے ملتے اور نہایت ہی احسن رنگ میں نصیحت کرتے۔ اپنی اولاد کو نیک تربیت سے مزین کرنے میں دعاؤں اور عملی نمونہ سے بھی کام لیا کرتے۔ نیز آپ نے سلسلہ کی خدمت کا بیج اولاد میں بھی بویا۔ آپ کو مہمانوں کے آرام کا بہت خیال رہتا۔ اس سلسلہ میں ایک اقتباس پیش خدمت ہے جو کہ مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری سابق مشنری افریقہ و امریکہ کے ایک مضمون بعنوان ''ایک یادگاری سفر'' سے لیا گیا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''مورخہ 17 جنوری 1966ء کو کراچی پہنچے۔ مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب سٹیشن پر موجود تھے۔ ان کے ہمراہ مکرم این ڈار صاحب کے گھر گئے جہاں ہمارے قیام کا انتظام تھا۔ مکرم ڈار صاحب اور ان کے اہل و عیال نے ہر طرح سے ہمارے آرام کا خیال رکھا اور بڑی محبت اور اخلاص سے ہماری خدمت کی۔

یہاں میں مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب کا بھی کچھ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ آپ ایک نہایت ہی مخلص، فدائی اور بے لوث خدمت کرنے والے وجود تھے۔ سلسلہ کے خدام کی آمد و رفت کے وقت بحیثیت سیکرٹری ضیافت کراچی جماعت میں جو خدمات آپ نے سرانجام دی ہیں وہ کراچی جماعت کی تاریخ میں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ خدام سلسلہ رات کے خواہ کسی بھی حصہ میں آتے، مکرم شیخ صاحب مرحوم کو ریلوے سٹیشن یا ائیرپورٹ پر موجود پاتے۔ ایک بار میں رات کے دو بجے کراچی ائیرپورٹ پر اترا تو محترم شیخ صاحب استقبال کے لئے وہاں موجود تھے۔

1972ء میں خاکسار افریقہ سے کراچی اطلاع دیئے بغیر آ گیا کیونکہ آگے سیٹ بک تھی اور ٹھہرانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ مگر ائیرپورٹ پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ آگے لاہور کے لئے سیٹ کنفرم نہیں۔ لہٰذا ٹیکسی کے ذریعے احمدیہ ہال پہنچا۔ وہاں سے مکرم شیخ صاحب کو آمد کی فون پر اطلاع کی تو کہنے لگے میں سوچ ہی رہا تھا کہ آج کل مولوی محمد صدیق صاحب کو آنا تھا مگر کوئی اطلاع نہیں اب آپ بغیر اطلاع دیئے آ گئے چنانچہ دیکھ لیا اطلاع نہ دینے کا نتیجہ۔ پھر گھر سے تشریف لا کر ہال میں ملے اور آگے سفر کے سارے انتظامات خود کئے۔ ہر خادم سلسلہ کے ساتھ آپ کا ایسا ہی سلوک تھا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

خلفائے احمدیت کے کراچی تشریف لانے کے موقع پر تندہی سے ضیافت کی ذمہ داریوں میں مصروف رہتے اور جملہ فرائض کو بڑے احسن رنگ میں ادا کرتے۔ غیر ممالک سے آنے والے طلباء کی ہمیشہ سرپرستی کرتے اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھتے اور تحریک جدید سے خط و کتابت میں ان کی مدد کرتے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے غیر ممالک میں قیام کے دوران ملکی اخبارات سے چیدہ چیدہ خبروں کے تراشے حضور کی خدمت میں باقاعدگی سے ارسال کرتے۔ مریضوں کی بیمار پرسی اور تیمارداری سے بھی غافل نہ رہتے۔ پیسے کی لین دین میں ہمیشہ مثالی دیانتداری سے کام لیتے تھے۔ وفات سے قبل آپ کو ایک حادثہ پیش آیا۔ جس وقت حادثہ پیش آیا اس وقت بھی آپ ایک احمدی خاتون کی نماز جنازہ ادا کرنے جا رہے تھے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں پاکستانی اخباروں کے تراشے ڈاک کے سپرد کرنے کے لئے گئے تھے۔ حضور ان دنوں کسر صلیب کانفرنس لندن میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ وفات کے وقت آپ کراچی میں قائم مقام امیر تھے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ میرے پیارے ابا جان کو جنت الفردوس سے نوازے اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

خدا کی عبادت اور بنی نوع انسان سے ہمدردی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

قرآن کریم نے مذاہب کا جو خلاصہ بیان فرمایا ہے وہ خدا تعالیٰ کی عبادت اور بنی نوع انسان کی ہمدردی میں اپنی طاقتوں کو خرچ کرنا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہی وہ دین قیمہ ہے جو قرآن کریم میں خلاصۃً محفوظ کر دیا گیا ہے۔ گویا دنیا کے تمام مذاہب انہی دو باتوں کی تعلیم دیتے رہے ہیں اور کسی مذہب کی سچائی کی پہچان اس سے بہتر نہیں ہو سکتی کہ اس میں یہ دونوں اجزا شامل ہوں۔ وہ مذہب جو خدائے واحد کی عبادت کی تعلیم نہیں دیتا اور بنی نوع انسان سے بلا امتیاز مذہب و ملت ہمدردی اور پیار اور شفقت کی تعلیم نہیں دیتا وہ اس کسوٹی پر پورا نہیں اترتا اس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ یا تو وہ شروع سے ہی جھوٹا تھا یا بعد میں اس میں جھوٹ شامل کر دیا گیا۔

(خطبات طاہر جلد 2 ص 571)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

۞ مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھانجے مکرم سید مبارک حسن احمد صاحب ابن مکرم سید محمود احمد صاحب کی شادی مورخہ 4 جنوری 2014ء کو مکرمہ سنیہ مبارکہ احمد صاحبہ بنت مکرم پیر مطہر احمد صاحب سے ہوئی۔ شادی کے موقع پر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ مورخہ 6 جنوری 2014ء کو اسلام آباد میں دعوت ولیمہ کا اہتمام ہوا مکرم امیر صاحب اسلام آباد نے اس موقع پر دعا کروائی۔ دلہا مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا نواسہ اور مکرم سید سہیل احمد صاحب کا پوتا جبکہ دلہن مکرم پیر صلاح الدین صاحب کی پوتی اور مکرم پیر ضیاء الدین صاحب کی نواسی ہے۔ دونوں عزیز ان حضرت مسیح موعود کی چوتھی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

۞ مکرم مرزا خلیل احمد صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم شہزاد انور خان صاحب باب الابواب شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا عزیزم ارحم خان بعمر اڑھائی سال مورخہ یکم جون 2014ء کو چلڈرن ہسپتال لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت فرمائے۔ مرحوم کو بلڈ انفیکشن، جگر و تلی کی سوزش اور بخار جیسے عوارض لاحق ہونے پر چلڈرن ہسپتال لاہور میں علاج کیلئے بھجوایا گیا۔ نیز ریڈ سیل کی شدید کمی ہو گئی تھی۔ مرحوم مکرم صدیق احمد خان صاحب مرحوم ریٹائرڈ کارکن نظارت علیاء صدر انجمن احمدیہ (ساکن احمد نگر) کا پوتا اور مکرم پروفیسر سعید احمد خان صاحب داروغے والا لاہور کا نواسہ تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ یوم خلافت

۞ مورخہ 27 مئی 2014ء کو بعد نماز مغرب بلال گیسٹ ہاؤس میر پور خاص میں اور مورخہ 28 مئی کو نصرت آباد ضلع میر پور خاص میں یوم خلافت کے حوالہ سے جلسے منعقد ہوئے جن میں محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے خلافت کی اہمیت و برکات اور قبولیت دعا کے واقعات سنائے۔ اس کے بعد مجالس سوال و جواب ہوئی۔ پہلے میں 130 اور دوسرے میں 66/احباب کرام نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم راشد احمد ڈھیڑوی صاحب انسپکٹر مال وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا مکرم بشارت احمد ڈھیڑوی صاحب حلقہ گلشن جامی کراچی مورخہ 15 جون 2014ء کو کراچی میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی عمر تقریباً 68 سال تھی۔ مرحوم کافی عرصہ سے بیمار تھے۔ اہلیہ کے علاوہ سب بچے تدفین کے وقت پاکستان آ گئے تھے۔ مرحوم کا جسد خاکی مورخہ 17 جون کو صبح ربوہ لایا گیا۔ اسی دن بعد نماز مغرب بیت مبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ لواحقین میں مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں مکرمہ سعدیہ منور صاحبہ برطانیہ، مکرمہ شازیہ سعید صاحبہ ہالینڈ، مکرمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ، مکرمہ زوبیہ بشارت صاحبہ کراچی، دو بیٹے مکرم عاطف شہزاد صاحب آسٹریلیا اور مکرم کاشف شہزاد صاحب آسٹریلیا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک اور بہت ہی ملنسار تھے اور تمام عزیز و اقارب سے باقاعدگی سے فون پر رابطہ رکھتے تھے اور سب کی خوشی غمی میں برابر کے شریک ہوتے تھے اور حساس طبیعت کے مالک تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ دے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت ٹیچر

۞ نظارت تعلیم کے ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز میں میتھ، مطالعہ پاکستان اور فزکس کے لئے ٹیچرز کی آسامیاں خالی ہیں۔ خدمت کا شوق رکھنے والی ایماندار اور محنتی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم M.Sc ہونا ضروری ہے۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں بنام پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ مصدقہ از صدر محلہ اپنی اسناد کی نقول کے ساتھ جلد از جلد ادارہ ہٰذا میں جمع کروا دیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ربوہ)

ضرورت ڈائریکٹر نرسنگ

(طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

۞ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ڈائریکٹر نرسنگ کی آسامی خالی ہے۔ خواہشمند خواتین جن کا 10 سال کا تجربہ ہو اپنی درخواستیں صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ ایڈمنسٹریٹر صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام ارسال کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ سعیدہ ناصرہ صاحبہ ترکہ مکرم بشیر احمد خان صاحب)

۞ مکرمہ سعیدہ ناصرہ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے خاوند محترم بشیر احمد خان صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 9 بلاک نمبر 10 محلہ دارالیمن برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ سعیدہ ناصرہ صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ صالحہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ عابدہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ نصیر بشریٰ صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (بہن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ انیلہ مبشر صاحبہ ترکہ مکرم مبشر احمد عاصم صاحب)

۞ مکرمہ انیلہ مبشر صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد محترم مبشر احمد عاصم صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے حصہ کی رقم مبلغ 4,88,888/= نظارت امور عامہ میں جمع ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ انیلہ مبشر صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم تبسم احمد صاحب (بھائی)
3۔ مکرمہ قمر رفیق صاحبہ (بہن)
4۔ مکرمہ آصفہ سلیم صاحبہ (بہن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دارالصناعۃ میں داخلہ

۞ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک
2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ
3۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس
4۔ وُڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن
2۔ پلمبنگ (4 ماہ)
3۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن (4 ماہ)

باقی تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 1/35 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون نمبر پر رابطہ کریں۔

047-6211065 0336-7064603

☆ نئی کلاسز کا آغاز جولائی 2014ء سے ہو گا۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

بیرون ملک جانے والے افراد ہنر مند بن کر جائیں تا کہ بہتر روزگار حاصل کر سکیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

۞۞۞۞۞۞

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

گوندل کے ساتھ پچاس سال
☆ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
☆ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

معلوماتی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

تربوز۔ایک نعمت تربوز گرمیوں میں انسانی جسم کیلئے ایک نعمت کا درجہ رکھتا ہے۔اس میں 90 فیصد تک پانی پایا جاتا ہے۔ جبکہ 10 فیصد منرلز اور وٹامن ہوتے ہیں۔گرمیوں میں معدے کو گرمی سے بچانے کے لئے نہایت مفید ہے اور اس میں شامل وٹامن بی کی متعدد اقسام جگر کے لئے سودمند ہیں۔ ماہرین غذائیت کے مطابق تربوز کے بیجوں میں ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں۔جو خوراک کی نالی اور معدے میں موجود زخموں کو ٹھیک کرتے ہیں۔اس کے علاوہ اس کے بیجوں کو علیحدہ پیس کر دودھ کے ساتھ کھانے سے السر اور معدے کے زخموں میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

(اردو میگزین روزنامہ پاکستان مئی 2014ء)

کریلا شوگر کے لئے مفید کریلے میں موجود اجزاء انسولین کی طرح کام کرتے ہیں۔جو ذیابیطس کے مریضوں کے لئے نہایت مفید ہیں اور خون میں گلوکوز کو اور اسی طرح کریلے کا جوس خون کی بیماریوں کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

(اُردو ٹائمز 12 مئی 2014ء)

گھر اور گاڑی ایک ساتھ ایک آٹو موبائل کمپنی نے ایک ملین تین سو ستر ہزار ڈالر کی مدد سے ایک نہایت قیمتی اور دلکش موبائل ہوم تیار کیا ہے۔اس میں ایک بیڈروم اور چالیس انچ ٹی وی سمیت زندگی کی تمام سہولیات موجود ہیں۔اس کی لمبائی 40 فٹ ہے اور فرش پر ماربل کی تہہ بچھائی گئی ہے۔اور اس میں آٹومیٹک کرسیاں لگائی گئی ہیں۔

(اردو ٹائمز 12 مئی 2014ء)

ایئر کنڈیشنر کے زیادہ استعمال سے امراض کا خدشہ جلدی ماہرین کا کہنا ہے کہ ایئرکنڈیشنر کی ٹھنڈک جلد کی قدرتی نمی کو ختم کر کے اُسے خشک کر دیتی ہے اور یہ خشکی آہستہ آہستہ جلد کے اندر تک چلی جاتی ہے اور اُسے نقصان پہنچاتی ہے اور جلد (Skin) پر جلد جھریاں بھی پڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔

(اُردو ٹائمز 12 مئی 2014ء)

شہد کا استعمال وزن میں کمی رات کو سونے سے قبل ایک چمچہ شہد پینے سے کچھ عرصہ میں ایک پاؤنڈ تک وزن میں کمی کی جاسکتی ہے۔شہد میں موجود اجزاء جسم کی اضافی چربی کو ختم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

(اردو ٹائمز 12 اپریل 2013ء)

مشینی ہاتھ امریکی محکمہ صحت نے ایسا ہاتھ تیار کیا ہے جو قدرتی ہاتھ کی طرح عام اشیاء کو اٹھانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔"ڈیکا آرم" کے نام والے اس مشینی ہاتھ کی انگلیاں قدرتی ہاتھ کی طرح حرکت کر سکتی ہیں۔ڈیکا ہاتھ کو بناتے وقت اس بات پر خصوصی توجہ دی گئی کہ یہ قدرتی ہاتھ جیسا نظر آئے۔ڈیکا ہاتھ برقی لہروں سے انسانی پٹھوں کی حرکت کو محسوس کرتا ہے جس سے اس کی انگلیاں دس مختلف انداز میں حرکت کر سکتی ہیں۔

(روزنامہ پاکستان 14 مئی 2014ء)

خشکی اور پانی پر چلنے والی کار جاپانی کمپنی نے ایک ایسی کار تیار کی ہے جو بجلی کی مدد سے چوبیس گھنٹے پانی میں تیر سکتی ہے۔ایک دفعہ بیٹری چارج کرنے کی صورت میں کم از کم سو کلومیٹر چلے گی۔خشکی پر سفر کرتے ہوئے اگر سیلاب کا سامنا کرنا پڑے تو یہ کار تیرنا شروع کر دے گی۔

(ایکسپریس 21 اپریل 2014ء)

صبح کے وقت سورج کی شعاعوں کے فوائد

جدید تحقیق میں سائنسدانوں نے کہا ہے کہ ایسے افراد جو صبح سویرے سورج کی شعاعیں لیتے ہیں دبلے، پتلے ہوتے ہیں۔ صبح 8 بجے سے دوپہر تک سورج کی شعاعیں لینے سے باڈی ماس انڈیکس میں خاطر خواہ کمی واقع ہوتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 16 جون 2014ء)

سمارٹ فون کے بعد سمارٹ انگوٹھی

رنگلی نامی یہ انگوٹھی دیکھنے میں تو عام نظر آئے گی، لیکن اصل میں ایک جدید الیکٹرانک آلے کی طرح کام کرے گی۔یہ انگوٹھی بلیوٹوتھ ٹیکنالوجی کے ذریعہ موبائل سے رابطہ میں رہے گی اور جیسے ہی کوئی فون یا میسج آئے گا تو یہ وائبریٹ کر کے مخصوص روشنی دکھائے گی۔

(روزنامہ پاکستان 11 جون 2014ء)

دنیا کا سب سے بڑا تھرمامیٹر

شنگھائی کے ورلڈ ایکسپو پارک میں 165 میٹر اونچا تھرمامیٹر نصب کیا گیا ہے جو کہ موسم گرما کا درجہ حرارت بتائے گا۔بلندی پر اس ٹاور کے رنگ درجہ حرارت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتے رہیں گے۔ سفید رنگ بہتر موسم جیسا کہ دھوپ یا بادل اور پرپل رنگ برے موسم جیسا کہ بارش یا برف والے موسم کو ظاہر کرے گا۔

(روزنامہ ایکسپریس 14 جون 2014ء)

فٹ بال ورلڈ کپ کا پری کوارٹر فائنل

برازیل میں ہونے والے فٹ بال ورلڈ کپ کے پری کوارٹر فائنل میں مندرجہ ذیل 16 ٹیموں نے کوالیفائی کیا۔

نیدر لینڈ، میکسیکو، کروشیا، یونان، ارجنٹائن، سوئٹزرلینڈ، بیلجیئم، یو ایس اے، برازیل، چلی، کولمبیا، یوروگوئے، فرانس، نائیجیریا، جرمنی اور الجیریا

آم۔پھلوں کا بادشاہ

آم برصغیر کا مقامی پھل ہے۔یہ چار ہزار سال سے اگایا جا رہا ہے۔اسے پھلوں کا بادشاہ بھی کہا جاتا ہے۔صرف برصغیر میں آم کی 1500 اقسام ہیں لیکن 35 اقسام ہی زیادہ تر اگائی اور استعمال کی جاتی ہیں۔مٹھاس اور ذائقہ میں عمدہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ پھل بعض بیماریوں میں شفاء بخش بھی ہے۔

کچا آم وٹامن سی کا بھرپور ذریعہ ہوتا ہے۔یہ وٹامن بی اور نایاسین بھی مہیا کرتا ہے۔ان وٹامنز کی مقدار مختلف اقسام میں مختلف اور پکنے کے مرحلے اور ماحول کے مطابق ہوتی ہے۔پکے ہوئے آم میں پائے جانے والے ایسڈز میں ٹارٹرک، میلک اور سِٹرک ایسڈ شامل ہیں۔

آدھا پکا ہوا آم لُو کے اثرات کو کم کرتا ہے۔کچے پکے آم کو گرم راکھ میں پکا کر اس کے گودے کو پانی اور چینی میں ڈال کر ایک مشروب تیار کیا جاتا ہے۔کچے آم کو نمک لگا کر کھانا پیاس کی شدت کو مٹاتا ہے۔

کچا سبز آم وٹامن سی کی وافر مقدار کے سبب خون کے امراض کا بھی کارگر علاج ہے۔یہ خون کی نالیوں میں لچک کا اضافہ کرتا ہے۔اور خون کے نئے خلیے بنانے میں مدد دیتا ہے۔یہ تپ دق، انیمیا، ہیضہ اور پیچش کے خلاف بدن میں مزاحمت بڑھاتا ہے۔

شب کوری یعنی رات کو نظر نہ آنا یا کم روشنی میں دیکھ نہ سکنے کے مرض میں پکا ہوا آم بہترین علاج ہے۔آم کے موسم میں اس کا استعمال ان امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

وزن میں کمی کی صورت میں آم اور دودھ کا استعمال مثالی علاج ہے۔آم اور دودھ پر مشتمل اس غذا کو کم از کم ایک ماہ تک استعمال کرنے سے صحت بہتر، جسم کو طاقت اور وزن میں اضافہ کرتی ہے۔

آم کا پھل توڑنے کے وقت شاخ سے جو رس نکلتا ہے۔اُسے بچھو کے ڈنک پر لگایا جائے تو فوراً درد دور ہو جاتا ہے۔شہد کی مکھی کے ڈنک پر بھی یہ رس لگانا مفید ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 30 جون

طلوع فجر	3:26
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

30 جون 2014ء

سوال و جواب	3:55 am
گلشن وقف نو	6:20 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2014ء	7:50 am
لقاء مع العرب	9:50 am
رمضان المبارک کے فیوض	1:35 pm
درس القرآن	4:00 pm
راہ ھدیٰ	9:00 pm

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/140 روپے بڑی -/550 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

وردہ فیبرکس رمضان پیکج
Sale Sale Sale
لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

Got.Lic# ID.541 IATA
خوشخبری
Daewoo کی ٹکٹیں بھی مل سکتی ہیں
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ریکنفرمیشن۔انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels
Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

FR-10